Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363

Issue 1,Vol 4,January-March,2022

شمارہ ۱، جلد ۴، جنوری—مارچ

خبر واحد کی حجیت مسالکِ اسلامی کے علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں (تحقیقی مطالعہ)

The authority of Khabar-e-Wahd in the light of the views of the scholars of Islamic principles of jurisprudence

Dr.Nadeem Abbas[1]

Sada Hussain Alvi[2]

Keywords:

*khabar e wahid,sahabi,*Quran, *Sunnah ,usul e fiqh*

Abstract:

The report of single sahabi (*Khabar e wahid*)The discussion of *khabar e wahid* is one of the important discussions in *I'lm e usul e hadith* and *I'lm e usul e fiqh* for the majority of the traditions narrated to us belong to this category and a large number of Islamic laws have also been derived from the same i.e. *Khabar e wahid* .Majority of the scholars of all the Islamic schools of thought have agreed to this definition of *Khabar e wahid*'It is that report which doesn't attain the level of *tawatur* (recurrence or frequency) in its reporting and which doesn't cause certainty". The report of a single *sahabi* as well as the report of two or three *sahabis* may also be called *khabar e wahid*.Legal effect of *khabar e wahid* the schlars are of the view that if any law is derived from *khabar e wahid* it will be a cvalid law. All the schools of thought are having consensus over the authenticity of *khabar e wahid* and they do act in accordance with it and they take help therefrom in the derivation of laws. *Khabar e wahid* causes only speculation and not the certainty about the actual law. Its legitimacy has been derived from Quran, *Sunnah*, *Ijma'* (Consensus), the conduct of *sahabah*, and the Logic or rationale.

[1] - Lecturer: National of Modern Lanuage University Islamabad

[2] - PhD ScholarUniversity of Haripur KPK,Aghaalvi@gmail.com

موضوع کا تعارف

قرآن و سنت اسلام کو سمجھنے کے دو بنیادی مآخذ ہیں احکام کی غالب اکثریت اخبار آحاد کے ذریعے سے ثابت ہوتی ہے خبر واحد کی بحث حجیت علم اصول فقہ کے اہم مباحث میں سے ایک ہے موجودہ دور کے کچھ منکرین حدیث لوگوں کی طرف سے خبر واحد کی حجیت کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے علمائے کرام نے ان اعتراضات کے مختلف عناوین کے تحت جوابات دیے ہیں کچھ نے خبر واحد کے معتبر ہونے کو قرآن مجید سے ثابت کرنی کی سعی کی ہے اور کچھ نے مسلم طرز عمل کو اپنے استدلال کا موضوع بنایا ہے۔ ہم اس مقالہ میں علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں یہ دیکھیں گے کہ مختلف اسلامی مسالک کی خبر واحد کی حجیت کے بارے میں رائے کیا ہے؟ اور اس پر ان کی ادلہ کیا ہیں؟ اصول فقہ وہ علم ہے جو فقہ کے لیے بنیادیں فراہم کرتا ہے اور مسلمان فقہاء کے استدلال کا خاص میدان اصول فقہ ہے۔ ہم نے پانچ سکول آف تھاٹس کے علمائے اصول فقہ کی آراء کو پیش کریں گے۔ سب سے پہلے پانچوں سکول آف تھاٹس کے علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں واضح کرتے ہیں:

خبر واحد کی اصطلاحی تعریف

حنفی نقطہ نظر

ہم فقہ حنفی کے تین اصولیوں کی تعریف کریں گے تاکہ واضح ہو سکے کہ حنفی اصولیوں نے خبر واحد کی تعریف کیا کی ہے؟

خبر واحد: وهو كل خبر يرويه الواحد او الاثنان فصاعدا لاعبرة للعدد فيه بعد ان يكون دون المشهور و المتواتر [3]

ہر وہ خبر جسے ایک یا دو یا اس سے زیادہ راوی نقل کریں مگر راویوں کی یہ تعداد حد شہرت یا حد تواتر تک نہ پہنچے۔

الخبر الواحد : هو الذى يرويه الواحد او الاثنان فصاعدا بعد ان يكون دون المشهور والمتواتر [4]

ہر وہ خبر جسے ایک یا دو یا اس سے زیادہ راوی نقل کریں مگر راویوں کی یہ تعداد حد شہرت یا تواتر تک نہ پہنچے۔

الخبر الواحد : ما لم يبلغ حد الشهرة [5]

ہر وہ خبر جو شہرت کی حد تک نہ پہنچے وہ خبر واحد ہے۔

ان تعریفوں کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے حنفی اصولیوں کے ہاں ہر وہ خبر، واحد کا درجہ رکھتی ہے جو شہرت تک نہ پہنچے۔

3۔ اعبدالعزيز البخارى ،كشف الاسرار على اصول فخر الاسلام البزدوى ، كراچى ،صدف پبلشر ،ج2 ص370

4۔ جلال الدين ابومحمد عمر بن محمد بن عمر الخبازى ، المغنى فى اصول الفقه،ط/ا ، قم،مركز البحث العلمى و احياء التراث الاسلامى ، 1403ھ ،ص 194

5۔ لامه زين الدين بن قطلوبغا الحنفى ،شرح مختصرالمنار المسمى خلاصة الافكار شرح المختصر المنار،ط/ا ،تحقيق دكتور زهير الناصر،بيروت ،دار ابن كثير ، 1993ء ،ص126

مالکی نقطہ نظر

دو مالکی اصولیوں کی نے خبر واحد کی تعریف یوں کی ہے:

الخبر الواحد: مالم يقع العلم للمخبره ضرورة من جهة الاخباربه [6]

جب خبر دینے والے کی خبر دینے سے اس خبر سے یقین حاصل نہ ہو تو یہ خبر خبر واحد کہلاتی ہے۔

الخبر الواحد:هو خبر الواحد او الجماعة الذين لايبلغون حد التواتر [7]

ایک یا گروہ کی خبر جن کی تعداد تواتر تک نہ پہنچی ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے۔

مالکی علمائے اصول فقہ کی ان تعریفوں کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ جس خبر سے علم ضروری حاصل نہ ہو اور وہ تواتر تک نہ پہنچے خبر واحد کہلائے گی۔

شافعی نقطہ نظر

شافعی فقہا کے ہاں خبر واحد کی تعریف دو شافعی علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں دیکھتے ہیں:

ما كان من الاخبار غير منته الى حد تواتر [8]

خبر واحد وہ خبر ہوتی ہے جو تواتر کی حد تک نہ پہنچی ہو۔

كل خبر يرويه الواحد او الاثنان او الاكثر عن رسول الله ﷺ ولا يتوافر فيه شرط المشهور [9]

ہر وہ خبر جسے ایک، دو یا دو سے زیادہ رسول ﷺ سے روایت کریں اور اس میں مشہور کی شرط نہ پائی جائے۔

اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ مشہور اور تواتر تک نہ پہنچنے والی خبر ہی بنیادی طور پر خبر واحد ہوتی ہے۔

حنبلی نقطہ نظر

حنبلی فقہاء کے ہاں خبر واحد کچھ یوں ہے:

---

[6]۔ ابو الوليد سليمان بن خلف الباجى ، احكام الفصول فى احكام الاصول،ط/ا ، بيروت، موسسه الرساله 1989ء ،ص 235 احسان بن محمد حسين،خبر واحد اذا خالف اهل المدينة دراسة و تطبيقتها ، جده دارالبحوث للدراسات الاسلاميه و احياء التراث ، طبع ثانيه 2002ء ،ص34

[7]۔ الشعلان ، عبدالرحمن بن عبدالله ، اصول فقه امام المالک و ادلته النقليه ،ط/ا ، رياض ،مكتبه الملک فهد الوطنيه ، 2003 ء ج 2ص734

[8]۔ سيف الدين ابى الحسن على بن ابى على بن محمدآمدى ،بيروت ،الاحكام فى اصول الاحكام ، دارلكتب العلميه ، 1400ھ ،ج 2 ص 49

[9]۔ محمد ابوزہره ،اصول الفقه، بيروت،دارالكتاب العربى، 1958ء، ص108

الخبر الواحد :بانه ما عدا التواتر[10]

ہر وہ خبر جو متواتر کے علاوہ ہو وہ خبر واحد ہے۔

وہ خبر جو حد تواتر تک نہیں پہنچ رہی وہ خبر حنبلی اصولیوں کے خبر واحد کہلائے گی۔

جعفری نقطہ نظر

فقہ جعفری کے علمائے اصول فقہ نے ان الفاظ میں خبر واحد کی تعریف کی ہے:

و ان کان المخبر اکثر من واحد ولکن لم یبلغ المخبرون حدالتواتر[11]

خبر دینے والا خواہ ایک سے زیادہ ہو مگر ان کی تعداد تواتر تک نہ پہنچی ہو تو یہ خبر واحد کہلاتی ہے۔

خبر واحد: ھوالحدیث الذی وصلنا عن طریق راو واحد اوعدد من الرواۃ لا یصل بہ الی التواتر[12]

وہ حدیث جو ایک راوی کے ذریعے ہم تک پہنچے یا اتنے راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچے کہ ان کی تعداد تواتر کی حد تک نہ پہنچے۔

فقہ جعفری کے علمائے اصول فقہ کی تعریفوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب تک روایت کرتے والوں کی تعداد تواتر تک نہ پہنچے وہ خبر واحد ہی رہتی ہے۔

تقابلی جائزہ

اگر ہم پانچ مسالک فقہ کے علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں خبر واحد کی تعریف کا تقابلی مطالعہ کریں تو مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

ا۔ خبر واحد کے ذریعے سے یقین حاصل نہیں ہوتا۔

2۔ خبر واحد میں راویوں کی تعداد ایک یا دو یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

3۔ ہر وہ خبر خبر واحد ہو گی جو متواتر نہ ہو۔

4۔ بعض علمائے کرام نے کہا ہے کہ خبر واحد وہ خبر جو مشہور نہ ہو یہ اس اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی نظر میں خبر مشہور خبر واحد میں داخل نہیں ہے بلکہ الگ قسم ہے۔

تمام بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ علمائے کرام کے نزدیک خبر واحد ہر وہ خبر ہے جو حد تواتر تک نہ پہنچی ہو اور اس کے ذریعے یقین بھی حاصل نہیں ہوتا اس خبر کے راویوں کی تعداد ایک دو یا تین ہو خبر واحد ہو سکتی ہے ذخیرہ حدیث میں اکثر احادیث خبر واحد کی حیثیت رکھتی ہیں۔یوں پانچوں مسالک فقہ اس بات پر مشترک ہیں کہ یہ فقط ایک بندے کی رایت نہیں ہوتی اور اس بات پر بھی پانچوں کا اتفاق ہے کہ یہ حد تواتر تک نہیں پہنچتی۔

10۔ عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی ،اصول مذھب الامام احمد دراسة اصولية مقارنة ،ط/4، بیروت ،مؤسسة الرسالة ، 1996ء ، ص 229
علامہ شیخ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن علی الفتوحی الحنبلی،تحقیق،دکتور محمد الزحیلی،شرح الکواکب المنیر المسمی بمختصر التحریر،ریاض،مکتبہ العتیکان ، 1993ء ، ج 2ص345

11۔ محمد رضا مظفر،اصول الفقہ،ط/10،قم ،بوستان کتاب ، 1391 ھ ص:425

12۔ فضل اللہ صدرالدین، التمھید فی اصول الفقہ ،ط/ا،بیروت ،دار الھادی للطباعة والنشر والتوزیع ، 2002ء ،ص235

خبر واحد کا حکم

خبر واحد کا شرعی حکم کیا ہے؟ یعنی جب ذخیرہ حدیث میں ہمارے پاس کوئی خبر خبر واحد کے ذریعے ہم تک پہنچ جاتی ہے تو اس کی حیثیت کیا ہوتی ہے؟ کیا اس پر عمل کیا جاتا ہے؟ یا بعض پر عمل ہوتا ہے اور بعض کو ترک کر دیا جاتا ہے؟ اس میں سب مسالک مشترک ہیں یا ان کا آپس میں اختلاف ہے؟ ہم پانچ مسالک کے علمائے اصول فقہ کی آراء کا تذکرہ کرتے ہیں:

حنفی نقطہ نظر

سب سے پہلے ہم حنفی فقہاء کی آراء کا مشاہدہ کریں گے اور بڑے حنفی اصولی علماء کی آراء کو دیکھتے ہیں:

خبر واحد موجب عمل بنتی ہے اس کے ذریعے حاصل ہونے والے احکام شریعت پر عمل کیا جاتا ہے۔ [13]

یہ موجب عمل ہے موجب علم ویقین نہیں۔ [14]

خبر واحد پر عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ یہ قرآن اور سنت مشہورۃ کے خلاف نہ ہو اسی طرح ظاہر کے خلاف بھی نہ ہو۔ [15]

حنفی فقہاء کے مطابق خبر واحد موجب عمل ہے، اس عمل کا فائدہ ہوتا ہے، یہ یقین کا فائدہ نہیں دیتی اور کچھ حنفی اصولیوں نے اس میں شرط یہ رکھی ہے کہ خبر واحد پر اس وقت عمل کیا جائے گا جب وہ مشہور اور متواتر کے خلاف نہ ہو۔

مالکی نقطہ نظر

خبر واحد سے اسی طرح استفادہ کیا جاتا ہے جیسے قرآن سے بطور ماخذ احکام ہونے میں استفادہ کیا جاتا ہے بس خبر واحد ظنی الصدور ہے اور اس سے حاصل ہونے والا حکم بھی ظنی ہوتا ہے۔ [16]

مالکیوں کے ہاں خبر واحد موجب علم نہیں ہے بلکہ ظن کا فائدہ دیتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والا حکم بھی ظنی ہوتا ہے جس سے اس پر عمل کی نوعیت بھی یہی ہو گی۔

شافعی نقطہ نظر

خبر واحد اگر ایسے قرائن کے ساتھ ہو تو علم کا فائدہ دیتی ہے اور اگر قرائن سے خالی ہو تو یہ علم کا فائدہ نہیں دیتی اکثر علما خبر واحد کی حجیت کے عقلا قائل ہوئے ہیں۔ [17]

شافعیوں کے مطابق خبر قرائن کے ساتھ ہو تو علم کا فائدہ بھی دے سکتی ہے اور خبر واحد کی حجیت پر عقل دلالت کرتی ہے۔

---

[13]۔ انظام الدین ابی علی احمد بن محمدبن اسحق الشاشی، اصول الشاشی، ط/١ ،تحقیق عبدالله محمدالخلیلی، بیروت، دارالکتب العلمیه ، 2002ء ،ص172

[14]۔ قطلوبغا، شرح المختصر المنار ،ص126

[15]۔ شاشی، اصول الشاشی، ص176

[16]۔ الولاتی، علامه محمد یحی ،نیل السول علی مرتضی الوصول ،ریاض ، دارعالم الکتب للطباعة والنشر والتوزیع ، 1992ء ،ص146 فلمیان ،خبر واحد اذا خالف عمل اهل مدینه ،ص46

[17]۔ آمدی، الاحکام فی اصول الاحکام، ج2ص68

حنبلی نقطہ نظر

خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے اور خبر واحد موجب عمل ہوتی ہے۔ (18)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خبر واحد پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

جعفری نقطہ نظر

فقہا احکام شریعت کو حاصل کرنے کے لیے خبر واحد پر اعتماد کرتے ہیں اور اس سے احکام کو استنباط کرتے ہیں یہ موجب عمل ہے۔ (19)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ فقہ جعفری میں خبر واحد کے مطابق استنباط احکام میں عمل کیا جاتا ہے۔

متذکرہ بالا بحث سے مندرجہ ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں:

1۔ تمام فقہی مسالک کے علما کرام کے مطابق خبر واحد موجب ظن ہے یعنی اس سے کسی واقعے کے ہونے کا ظن و گمان حاصل ہوتا ہے علم و یقین حاصل نہیں ہوتا۔

2۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد موجب عمل ہے یعنی جس کام کے کرنے کا حکم خبر واحد میں آجائے گا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اس پر بھی تمام مسالک کے علمائے اصول فقہ کا اتفاق ہے۔

3۔ بعض علما نے کہا ہے کہ اگر خبر واحد قرائن کے ساتھ ہو تو اس سے علم و یقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

اس تمام بحث کے بعد یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ جب خبر واحد کے ذریعے کسی حکم کا پتہ چل جائے تو اس حکم کے مطابق عمل کیا جائے گا روایات کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے شریعت اسلامی کے احکام ثابت ہوں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے خبر واحد میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اس سے شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں اور ان کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ پانچوں مسالک فقہ کا خبر واحد پر اتفاق ہے۔

خبر واحد کی حجیت

خبر واحد کے حکم کی بحث کے بعد خبر واحد کی حجیت کی بحث آتی ہے اس میں ہم پانچوں مسالک کے علمائے کرام کی آراء کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ان کی کیا آراء ہیں:

حنفی نقطہ نظر

اصول فقہ کے علمائے احناف کی روشنی میں خبر واحد کی حجیت پر یہ آراء ہیں:

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خبر واحد روز اول سے حجت ہے وکلا، نمائندوں، معاملات غرض تمام موارد میں خبر واحد کو قبول کیا جاتا ہے (20)

---

[18] ۔ ابن قدامہ، موفق الدین عبداللہ بن احمدبن مقدسی، روضۃ الناظروبھجۃ المناظرفی اصول الفقہ علی مذھب الامام احمد بن حنبل، ط/ا، بیروت، دارالکتب العلمیہ ، 1981ء ، ص53

[19] ۔ صدرالدین، التمھید فی اصول الفقہ، ص236

[20] ۔البخاری، کشف الاسرار ، ج2ص375

امام سرخسی لکھتے ہیں کہ عادل راوی کی خبر دینی امور میں عمل کے لیے حجت ہے اس سے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔[21]

خبر واحد کی حجیت قرآن کی آیت کی طرح ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ معصوم ہیں اور جھوٹ اور غلط کلام نہیں کرتے یہ بات دلائل سے ثابت ہے قرآن کا اللہ تعالی سے ثابت ہونا آپ ؐ کی خبر پر موقوف ہے۔[22]

علمائے احناف کی آراء سے یہ پتہ چلا کہ خبر واحد اگرچہ یقین کا فائدہ نہیں دیتی لیکن اس کے باجود اس سے حاصل ہونے والا ظن حجیت رکھتا ہے اور کے مطابق عمل کیا جاتا ہے اور ہم عملی زندگی میں ایسا ہی کرتے ہیں اور یقینی علم کے پیچھے نہیں دوڑتے۔

مالکی نقطہ نظر

اصول فقہ کے مالکی علمائے کرام کی خبر واحد کی حجیت کے بارے آراء ملاحظہ ہوں:

ابن العربی مالکی فرماتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے اور اس پر تمام علما کا اتفاق ہے[23]

مشہور مالکی عالم اور اصولی ابن قصار نے اپنی مشہور تالیف المقدمہ میں کہا ہے کہ امام مالک خبر واحد عدل کو قبول فرماتے تھے یہ موجب عمل ہے موجب علم نہیں ہے۔[24]

عبدالرحمن الشعلان نے بہت تفصیل سے امام مالک اور مالکی مکتب فکر کے حوالے سے خبر واحد کی حجیت کی بحث کی ہے اور آخر میں لکھتے ہیں کہ خبر واحد امام مالک اور ملاکی علما کے نزدیک موجب عمل ہے۔[25]

ان علمائے کرام نے خبر واحد کے مطابق عمل کرنے کو حجت قرار دیا ہے اور یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ موجب ظن ہوتی ہے۔

شافعی نقطہ نظر

علامہ فخر الدین رازی نے کہا ہے وہ خبر واحد جس کے کی صحت کا یقین نہیں ہوتا تمام صحابہ کا اس پر عمل کرنے پر اجماع قائم ہے۔[26]

جب خبر واحد قرائن کے ساتھ ہو تو علم کا فائدہ دیتی ہے[27]

امام جوینی شرائط کے ساتھ خبر واحد پر عمل ضروری قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک خبر واحد موجب علم نہیں ہے لیکن خبر واحد پر عمل کرنے کو ضروری قرار دینے پر جو ادلہ موجود ہیں وہ قطعی ہیں اور موجب علم ہیں۔[28]

شافعی علمائے اصول فقہ نے قرائن کے ساتھ خبر واحد کو موجب علم قرار دیا ہے اور ایک بہت اہم بات یہ کہی ہے کہ اگر خبر واحد قرائن کے بغیر ہو تو یہ ظن کا فائدہ دیتی ہے مگر اس ظن کے حجت ہونے پر دلیل قطعی قائم ہے جس سے یہ خبر واحد حجت ہو جائے گی۔

---

[21]- ابوبکر محمد بن احمد السرخسی ، اصول السرخسی،ط/۱ ،تحقیق ابوالوفا الافغانی ، بیروت،دارالمعرفة ، ۱۱۹۳ء ، ج1ص333

[22]- امام ابی زید عبیدالله بن عمر بن عیسی الحنفی دبوسی ،تقویم الادلة فی اصول الفقه ،ط/۱،بیروت،دارالکتب العلمیه ، 2001ء ،ص22

[23]- قاضی ابی بکر بن العربی المعافرالمالکی ،المحصول فی اصول الفقه،ط/۱ ،بیروت،دارالبیاق ، 1999ء ،ص116

[24]- امام ابی الحسن علی بن عمر المالکی ابن القصار ،المقدمة فی اصول الفقه،ط/۱ ،الجزائر،دارالغرب الاسلامی ، 1996ء ،ص67

[25]- الشعلان،اصول الفقه الامام مالک ، ج2ص736

[26]- رازی ، فخرالدین محمد بن عمر بن حسین الرازی ،تحقیق ،دکتر طه جابر فیاض علوانی، المحصول فی اصول الفقه ، بیروت ،مئوسسه الرسالة ، ص996

[27]- آمدی ، الاحکام فی اصول الاحکام ، ج2ص50

[28]- امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک بن عبدالله بن یوسف الجوینی ،البرهان فی اصول الفقه ،ط/3،مصر،دارالوفاء ، 1992ء ، ج1ص388

حنبلی نقطہ نظر

حنبلی علمائے اصول فقہ کے نزدیک خبر واحد کی حجیت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء ہیں:

امام احمد بن حنبل صرف یہ نہیں کہتے کہ خبر واحد کو قبول کرنا صرف سمعی دلیل سے ثابت ہے بلکہ عقلی ادلہ سے بھی خبر واحد کی حجیت ثابت ہے۔

حنبلی علما کی اکثریت کی رائے یہ کہ جب خبر واحد صحیح سند سے ثابت ہو تو علم کا فائدہ دیتی ہے (29)

ابن اللحام حنبلی نے لکھا ہے کہ خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے یا نہیں امام احمد سے دو رائے منقول ہیں اکثر یہ کہتے ہیں کہ علم کا فائدہ نہیں دیتی جو کہتے ہیں کہ خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے ان کی مراد وہ خبر واحد ہے جن کو وہ ائمہ نقل کریں جن کی عدالت اوار وثاقت پر اتفاق ہے اور امت نے اسے قبول کیا ہو۔(30)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے حنبلی علمائے اصول فقہ خبر واحد کو قبول کرتے ہیں اور ساتھ میں حنابلہ میں اس بات پر بحث موجود ہے کہ خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے یا صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

جعفری نقطہ نظر

فقہ جعفری میں شیخ طوسی کے دور سے لیکر آج تک کے تمام علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ خبر واحد حجت ہے۔(31)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ خبر واحد پر فقہ جعفری میں عمل کیا جاتا ہے اور اس پر ان کے ہاں اختلاف نہیں ہے۔

ان تمام آراء کے جائزے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ:

۱۔ تمام مسالک کے فقہاو علما خبر واحد کو حجت مانتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اس کی روشنی میں احکام کو ان کی دلیلوں سے استنباط کرتے ہیں۔

۲۔ ان آراء سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ علمائے کرام کی اکثریت یہ رائے رکھتی ہے کہ خبر واحد کے ذریعے علم حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے نتیجے میں کسی بھی حکم کا ظن حاصل ہوتا ہے

۳۔ اس بات پر دلیل قطعی موجود ہے کہ خبر واحد حجت ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے گا اس کی حجیت پر دلیل قطعی ہونے کی وجہ سے اسے پر عمل کیا جاتا ہے اور یہ ظن کی ان اقسام میں سے نکل جاتی ہے جن پر عمل کرنے سے شارع نے منع فرمایا ہے اس لیے خبر واحد حجت ہے اور اس کے مطابق عمل کی جائے گا۔

خبر واحد کی حجیت پر ادلہ

خبر واحد کی حجیت کی بحث میں ایک بہت ہی بنیادی نقطہ یہ سامنے آیا تھا کہ خبر واحد خود ظن کا فائدہ دیتی ہے اور شارع نے بہت سے مقامات پر صرف ظن پر عمل کرنے سے منع کیا ہے، اس پر امام جوینی نے کہا کہ خبر واحد کے حجت ہونے پر جو ادلہ قائم ہیں وہ قطعی ہیں اس لیے ہم خبر واحد کو حجت مانتے ہیں۔ اس لیے ہم خبر واحد کی حجیت پر قرآن، سنت اور اجماع کو بطور دلیل دیکھیں گے۔

1۔ قرآن

1۔ وہ آیات جو سوال کرنے کا حکم دیتی ہیں۔

29۔ الترکی، اصول مذهب الامام احمد، ص 283

30۔ ابن اللحام، المختصر فی اصول الفقه، ص83

31۔ سبحانی، جعفر، الموجز فی اصول الفقه، ط/ا، اسلام آباد، مرکز المصطفی العالمیه للترجمه و النشر 2014, ج11، ص195

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (32)

اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ سوال کریں جب جاننے والے سے سوال کیا جائے گا تو جو عالم ہے اس کا جواب دے گا تو اب اگر اس کے جواب کو خبر واحد قرار دے کر حجیت سے خالی قرار دے دیں تو اس کا قبول کرنا سائل کے لیے ضروری نہیں ہو گا جب جواب قبول کرنا ضروری نہیں تو سوال کا حکم بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے اس لیے ماننا پڑے گا کہ خبر واحد حجت ہے۔ (33)

2۔ عہد بیان کی آیات

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (34)

اِن اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمھیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہو گا، انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہو گا۔

ہر انسان قرآن کا مخاطب ہے اس کی وسعت ہر ایک کو شامل ہے اب نبی اکرم ﷺ اس کو بیان کرنے والے ہیں اگر ان کی بات ہی حجت نہیں ہو گی تو نبی اکرم ﷺ کو اس کتاب کو بیان کرنے کا حکم کس لیے دیا جا رہا ہے۔ (35)

3۔ حق کے چھپانے پر عذاب کی وعید سنانے والی آیات

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ (36)

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، در حالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اظہار کے واجب ہونے اور اس کے قبول ہونے کے درمیان یہاں پر عقلی لزوم موجود ہے اگر قبول واجب نہ ہو تو اس کا اظہار بے فائدہ ہو گا۔ (37)

4: وہ آیت جس میں دین سیکھنے اور ڈرانے کا حکم ہے۔

﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ﴾ (38)

مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبر دار کرتے۔

32۔ القرآن 43:16

33۔ البخاری ، کشف الاسرار ،ج2،ص 372

34۔ سورة آل عمران:187/3

35۔ البخاری ، کشف الاسرار ،ج2،ص 371

36۔ سورة البقرة:159/2

37۔ مظفر ،اصول الفقه ،ص 437

38۔ القرآن 122:9

جب یہ لوگ دین سیکھ کر واپس آجائیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں اور دوسری طرف سے ان کے ڈرانے پر ان کی قوم پر ان کی بات کو قبول کرنا واجب ہی نہ ہو تو دین سیکھنے اور واپس آکر سیکھانے کا عمل بے کار ہو جائے گا اس لیے ضروری ہے کہ ان کی بات قبول کی جائے ان کی بات کا قبول کرنا بتاتا ہے کہ خبر واحد حجت ہے۔[39]

5۔فاسق کی خبر کی چھان بین کے حکم والی آیت

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُو﴾[40]

اے ایمان والوں جب کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی چھان بھٹک کر لیا کرو۔

فاسق کی خبر کو اس وقت قبول کیا جائے گا جب وہ ثابت ہو گی اللہ تعالی نے فاسق کی خبر کو قبول کرنے لیے ثابت ہونے پر موقوف قرار دیا ہے اس کا مطلب ہے جو فاسق کے علاوہ عادل خبر دے تو اسے قبول کیا جائے۔[41]

ان تمام آیات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خبر واحد حجت ہے اس پر عمل کرنا قرآن کی رو سے نا صرف درست بلکہ اس پر عمل کرنا حکم قرآنی ہے کیونکہ ان آیات کے مطابق اگر خبر واحد حجت نہ ہو تو تبلیغ دین کا پورا سلسلہ ختم ہو جائے گا لوگوں کی عام زندگی بہت مشکل ہو جائے گی فاسق کی بات بھی قبول نہ کی جائے اور مومن کی بات بھی بے حیثیت ہو یہ غیر معقول امر ہے ایک طرف خدا ڈرانے کا حکم دے اور دوسری طرف جن کو ڈرایا جائے ان پر ڈرنا واجب ہی نہ ہو یہ متضاد رویہ خالق اکبر سے ممکن نہیں ہے اس لیے قرآن کی ان آیات کی روشنی میں ضروری ہے کہ خبر واحد کے مطابق عمل کیا جائے۔

2۔خبر واحد کی حجیت پر سنت سے دلائل

صحابہ کرام کا اس بات اجماع ہے کہ وہ خبر واحد کو قبول کرتے تھے اہل قبا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے کسی صحابی نے آکر بتایا کہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے تو تمام بہت ساری روایات ملتی ہیں جو سنت کی حجیت کا بتاتی ہیں:

1۔خبر حضرت سلمانؓ

حضرت سلمانؓ آپؐ کے پاس کھجوروں سے بھرا ایک طشت لے کر آئے آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت سلمانؓ نے جواب دیا یہ صدقہ ہے آپؐ نے ان کھجوروں کو تناول نہیں فرمایا اور صحابہ نے ان کھجوروں کو کھالیا دوسرے دن حضرت سلمان پھر کھجوروں سے بھرا ایک طشت لائے آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے تو حضرت سلمان نے جواب دیا یہ ہدیہ ہے آپؐ نے تناول فرما لیا اور اصحاب کو بھی کھلایا۔[42]

اس پر غور کریں تو ایک بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ آپؐ نے حضرت سلمانؓ کی بات کو دونوں دن تسلیم کیا اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے پہلے دن کھجوریں نہیں کھائیں اور دوسرے دن ان کو کھالیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت سلمانؓ کی بات تو خبر واحد ہے جو حجت نہیں ہے اس طرح آپؐ نے عملی طور پر خبر واحد کے مطابق عمل کر کے اس حجیت کو دوام بخشا۔

2۔حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ کو یمن بھیجناؓ

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ کو یمن روانہ فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کو تبلیغ دین فرمائیں دونوں کو الگ الگ مواقع پر یمن روانہ فرمایاؓ اب آپؐ ؓ بھی جانتے تھے کہ ان کی بات تو خبر واحد ہے لہذا اگر حجت نہ ہوتی تو کبھی ایک آدمی کو تبلیغ پر روانہ نہ فرماتے اسی طرح یمن کے

39۔ مظفر ،اصول الفقه ،ص435،الترکی ،اصول مذهب الامام احمد ،ص291

40۔ القرآن 6:49

41۔ الترکی ،اصول مذهب الامام احمد ،ص291 ابن القصار، المقدمة فی اصول الفقه ،ص68

42۔ عبدالعزیز البخاری ، کشف الاسرار ،ج2،ص 373

لوگوں نے بھی یہ نہیں کہا کہ آپکیؐ بات خبر واحد ہے ہم قبول نہیں کرتےؓ یہاں سے واضح طور پر پتہ چلتاؐ ہے کہ آپؐ اور اس وقت کے مسلمان خبر واحد کے مطابق عمل کرتے تھے۔(43)
مندرجہ بالا روایات سے پتہ چلتا ہے کہ خبر واحد پر عمل کرنے کی ترغیب عہد رسالت ﷺ میں موجود تھے اور اسی کے مطابق امور کو انجام دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہوتا تو ہم تک نقل ہوتا۔ حالانکہ اس کے برعکس ثابت ہے کہ خبر واحد کے مطابق عمل کیا جاتا تھا اور پر آپ ﷺ راضی وخوشنود ہوتے تھے۔

3۔ خبر واحد کی حجیت پر صحابہ کا عمل

صحابہ کرام کا عمل نہایت اہمیت کا حامل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ خبر واحد کے حوالے سے ان کا طرز عمل کیا تھا اس کے لیے مندرجہ واقعات اہم ہیں:

ا۔ خبر واحد پر عمل کا تواتر

بہت سے محققین نے خبر واحد پر صحابہ کرام کے عمل کا تواتر نقل کیا ہے:

صحابہ کرام کو جیسے ہی اس بات کا علم ہوا انہوں نے فورا قبلہ کو بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف تبدیل کر لیا یہ اس بات کی دلیل ہے صحابہ کرام خبر واحد کو قبول فرماتے تھے۔(44)
صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ وہ خبر واحد پر عمل کرتے تھے اور صحابہ کا خبر واحد پر عمل کرنا تواتر سےؓ ثابت ہے بعض صحابہ اختلاف کی صورت میں راوی کو قسم دیتے تھے لیکن اخبار آحاد کو قبول کرتے تھے۔(45)
خبر واحد پر عمل تواتر سے ثابت ہے یہ معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے نمائندے پیغام لاتے اور لے جاتے اور آپؐ ان کی بات کو قبول فرماتے تھے یہ نمائندے معصوم نہ تھے ان کی خبر ظنی ہوتی تھی اس کے باوجود قبول کی جاتی تھی پس خبر واحد پر رسول اکرم ﷺ کا عمل تواتر سے ثابت ہے۔(46)

2۔ خبر واحد پر عمل کرنے پر اجماع صحابہ
کچھ محققین نے خبر واحد پر صحابہ کرام کے عمل کرنے کا اجماع نقل کیا ہے:
صحابہ کرام بالا جماع خبر واحد پر عمل کرتے تھے اور صحابہ کا خبر واحد پر عمل کرنا تواترا ثابت ہے بعض صحابہ اختلاف کی صورت میں راوی کو قسم دیتے تھے لیکن اخبار آحاد کو قبول کرتے تھے۔(47)

عمل بہ خبر واحد کی مثالیں

1۔ حضرت ابو بکرؓ کا عمل

43۔ ایضاً، ج2، ص 373

44۔ قاضی امام صدرالاسلام ابی الیسر محمد بن محمد بن حسین البزدوی، معرفة الحجج الشرعية، ط/ا، تحقیق: عبدالقادربن یسین بن ناصرالخطیب، موسسة الرسالة، بیروت، 2000ء، ص131

45۔ الجوینی، البرہان، ص 389

46۔ الجوینی، البرہان، ص 389

47۔ ایضاً، ص 389

تدفین نبی اکرم ﷺ کے موقع پر مختلف آرا سامنے آئیں جس پر حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

الانبیاء یدفنون حیث یموتون ۔[48]

انبیا اسی مقام پر دفن کیے جاتے ہیں جہاں وہ فوت ہوتے ہیں۔

اس طرح خبر واحد کو قبول کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو وہیں پر دفن کیا گیا جہاں آپ ﷺ فوت ہوئے تھے۔

2۔ حضرت عمرؓ کا عمل

حضرت عمرؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے یہ روایت کی کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

سنوا بهم سنة اهل الكتاب[49]

ان کے ساتھ اہل کتاب والا برتاؤ کرو۔

حضرت عمرؓ نے اس خبر واحد کو قبول فرمایا اور اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے اہل کتاب کے ساتھ برتاو کیا۔

۳۔ حضرت علیؓ کا عمل

حضرت علیؓ سے یہ ثابت ہے کہ آپ اخبار آحاد قبول کیا کرتے تھے البتہ کبھی بیان کرنے والے سے قسم کھانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔[50]

حضرت علیؓ خبر واحد کو قبول فرمایا کرتے تھے وہ اس بات میں احتیاط کرتے تھے اور جو خبر دینے والا ہوتا تھا اس سے قسم اٹھوالیا کرتے تھے تاکہ کسی قسم کا شک نہ رہے۔

۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا عمل

جمہور صحابہ اس بات کے قائل تھے کہ فقط ختنین کے ملنے سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر جب حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث پہنچی کہ آپؐ نے فرمایا:

اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل[51]

جب ختنان ملتے ہیں غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کے بعد صحابہ نے اپنی رائے بدل لیا اور اس حدیث کے مطابق عمل کرنے لگے صحابہ نے حضرت عائشہؓ کی خبر واحد پر اعتماد کیا جو اس بات کو بتاتا ہے کہ صحابہ کے ہاں خبر واحد حجت تھی۔[52]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام صحابہ کرام خبر واحد کو قبول کرتے تھے اسی لیے انہوں نے اپنے رائے کو حضرت عائشہؓ کی رائے کے مطابق تبدیل کر لیا۔

۵۔ حضرت خزیمہؓ کی گواہی

حضرت خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو نبی کریم ﷺ نے حجت تام قرار دیا۔[53]

48۔ عبدالعزیز البخاری ،کشف الاسرار، ج2،ص 374

49۔ ابن قدامه،روضة الناظر،ص 54النمله ،المهذب ، عبدالكريم بن على بن محمد ، المهذب فى علم اصول الفقه المقارن ،ط/ا ،مكتبه الرشد للنشر و التوزيع ،رياض، 1999ء،ج 2،ص690

50۔ الباجى،احكام الفصول ، ص 254,ابن ماجه،ابو عبدالله محمد يزيد القزوينى،السنن،باب ما جاء فى وجوب الغسل اذا التقى الختنانان ،حديث نمبر:608،بيروت ،دارالفكر، ج1،ص199

51۔ ابن ماجه،ابو عبدالله محمد يزيد القزوينى،السنن،باب ما جاء فى وجوب الغسل اذا التقى الختنانان ،حديث نمبر:608،بيروت دارالفكر ،ج1،ص 199

52۔ عبدالعزيز البخارى ،كشف الاسرار ، ج2،ص 374,لنمله ،المهذب ، ج2،ص690 ابن قدامه ،روضة الناظر،ص54

53۔ سرخسى ،اصول السرخسى، ج:1،ص 345

4۔ خبر واحد کی حجیت پر اجماع

علمائے کرام نے خبر واحد کے حجت ہونے پر امت کے اجماع کی تصریح کی ہے کہ تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد کی حجیت پر اجماع ہے ۔ہم چند علمائے اصول کی آراء کا تذکرہ کرتے ہیں :

علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کا اجماع ہے۔[54]

امام جوینی شافعی لکھتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کا اجماع ہے تمام صحابہ کرام خبر واحد پر عمل کرتے تھے اور صحابہ کا خبر واحد پر عمل کرنا تواتر ثابت ہے بعض صحابہ اختلاف کی صورت میں راوی کو قسم دیتے تھے لیکن اخبار آحاد کو قبول کرتے تھے۔[55]

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خبر واحد روز اول سے حجت ہے وکلا، نمائندوں، معاملات غرض تمام موارد میں خبر واحد کو قبول کیا جاتا ہے۔[56]

علامہ فخر الدین رازی نے کہا ہے وہ خبر واحد جس کے صحیح ہونے کا قطع نہیں ہوتا تمام صحابہ کا اس پر عمل کرنے پر اجماع قائم ہے۔[57]

علامہ ابو الولید الباجی مالکی لکھتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔[58]

صحابہ کرام خبر واحد پر عمل کرنے کے جواز پر اجماع کیا ہے خبر واحد کے مطابق عمل کرنا صحابہ کے درمیان معروف تھا اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔[59]

ان تمام آراء سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ علمائے کرام کی ایک جماعت ادلہ کی روشنی میں یہ سمجھتی ہے کہ خبر واحد کی حجیت پر اجماع قائم ہے۔

5 حجیت خبر واحد اور عقل

خبر واحد اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک نقصان کا ظن موجود ہے جو خبر واحد پر عمل نہ کرنے سے پیش آ سکتا ہے عقل یہ کہتی ہے کہ مظنون ضرر سے بچنا ضروری ہے جب مظنون ضرر سے بچنا ضروری ہے تو خبر واحد کے مطابق عمل کرنا ضروری ہو جائے گا۔

امام رازی لکھتے ہیں کہ اگر عادل راوی نے یہ گواہی دی کہ رسول اکرم ﷺ نے اس فعل کو انجام دینے کا حکم دیا ہے تو ہمیں رسول اکرم ﷺ سے اس حکم کے صدور کا ظن حاصل ہو گیا کہ یہ حکم آپؐ نے دیا ہے اب اس کی مخالفت کرنے سے موجب عقاب بن سکتے ہیں تو واجب ہے کہ اس حکم پر عمل کیا جائے دوسرا ہمیں اس کے صدور کا ظن ہوا ہے ظن کی طرف راجح ہے اس لیے اس طرف راجح کے مطابق عمل کیا جائے گا۔[60]

ہم اپنی روز مرہ زندگی میں خبر واحد پر اعتماد کرتے ہیں یہ درست ہے کہ خبر واحد کو بیان کرنے والا عام زندگی میں کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے مگر اس کے باوجود اگر وہ کسی خطرے کی خبر دے تو ہم اس کی بات کو قبول کرتے ہیں اور خطرے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں ہم یہ کبھی نہیں سوچتے کہ یہ تو خبر واحد ہے لہذا اس کی پرواہ نہ کی جائے اس لیے عقل کا تقاضا یہ ہے کہ خبر واحد کو قبول کیا جائے۔[61]

---

[54]۔ ابن قدامه،روضة الناظر،ص54

[55]۔ الجوینی ، البرهان ، ص 389

[56]۔ عبدالعزیز البخاری ،کشف الاسرار ، ج2،ص 375

[57]۔ رازی ،المحصول ،ص996

[58]۔ الباجی ، احکام الفصول ، ص 254

[59]۔ فلمبان ،خبر واحد اذا خالف عمل اهل مدینه ،ص41

[60]۔ رازی ،المحصول ، ج3،ص 1016

[61]۔ فلمبان ،خبر واحد اذا خالف عمل اهل مدینه ،ص43

صاحب کشف الاسرار کہتے ہیں جب کسی خبر کے سچے ہونے کا علم ہو جائے تو اس پر عمل کیا جاتا ہے کسی بھی خبر میں دو احتمال ہوتے ہیں ایک احتمال صدق ہے اور دوسرا احتمال کذب ہے۔ جب راوی کی عدالت کے بعد خبر کے صادق ہونے کو ترجیح حاصل ہو گئی ہے یہ سچ ہونے کا رجحان آنے کے بعد عقل کہتی ہے کہ یہ عمل حجت ہے۔[62]

امام بزدوی کہتے ہیں کہ خبر واحد کو قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس بات پر مامور کیے گیے ہیں کہ جو وحی ان پر نازل ہو وہ اس کی تبلیغ کریں اور یہ تبلیغ کرنا صرف اخبار آحاد کے ذریعے ہی ممکن ہے اس لیے ان کی خبر کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے کیونکہ صدق کو قبول کرنا ضروری ہے اور کذب کو ترک کرنا ضروری ہے مگر اس وقت صدق کو رد نہیں کر سکتے جب کذب کا احتمال ہو۔[63]

علامہ ابن قدامہ کہتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنا ضروری ہے اور عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ اگر ہم یہ کہیں قطع پر عمل کرنا ضروری ہے تو شریعت میں قطع کے ذریعے ثابت ہونے والے احکام کی تعداد انتہائی کم ہے اس لیے شریعت میں معطل ہو جائے گی پس عقل اس بات کو ضروری قرار دیتی ہے کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے تا کہ شریعت پر عمل ہو اور یہ معطل نہ ہو جائے۔[64]

علمائے اصول فقہ کی مندرجہ بالا آراء کی روشنی سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ خبر واحد عقلی بنیادوں پر بھی حجت ہے۔

نتائج

۱۔ اس بات پر پانچوں مسالک کا اتفاق ہے کہ ہر وہ خبر جو تواتر نہیں رکھتی اور نہ ہی خبر مشہور ہے وہ خبر واحد ہے۔

۲۔ پانچوں مسالک فقہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

۳۔ پانچوں مسالک کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد حجت ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

۴۔ علمائے کرام نے قرآن، سنت، عمل صحابہ، اجماع اور عقل کو خبر واحد کی حجیت پر بطور دلیل ذکر کیا ہے۔

۵۔ اصول فقہ کے پانچ اہم مسالک کی آراء کا خبر واحد کی حجیت پر متفق ہونا یہ بتاتا ہے کہ خبر واحد کا انکار عصر جدید کا مسئلہ ہے امت کا اس کی حجیت پر اتفاق رہا ہے۔

۶۔ تمام مسالک فقہ میں خبر واحد کی حجیت پر اتفاق جہاں فقہ میں بہت سے مسائل میں اشتراک کی بنیاد بنتا ہے وہیں مسالک فقیہ کے درمیان بین المسالک ہم آہنگی کی فکری بنیاد بھی ہے۔

---

[62]۔ عبدالعزیز البخاری، کشف الاسرار، ج2ص 375

[63]۔ البزدوی، معرفة الحجج الشرعية، ص131

[64]۔ ابن قدامه، روضة الناظر، ص53